

خوشگوار زندگی

کے

(12)

اصول

نالیف

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد رحمۃ اللہ علیہ



www.KitaboSunnat.com

تقدیم و نظر ثانی

شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تیسری ایڈیشن، بنگلور (انڈیا)

مسلمانوں کی پریشانی دور کرنا

قناعت

علوم نافعہ کا مطالعہ

توکل

ذکر الہی

دعا

ایمان و عمل

شکر

صبر

توبہ و استغفار

تقویٰ

نماز



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ
وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

خوشگوار زندگی کے اصول 12

تالیف

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم و نظر ثانی
شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیر

خوشگوار زندگی کے 12 اصول

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد شاہد ستار

۱۴۲۸ھ ، ۲۰۰۷ء

۳۰۰۰

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

❖ نام کتاب

❖ افادوں

❖ مقدم و نظر نافی

❖ کمپوزنگ

❖ طبع (اول)

❖ نعرہ

❖ ناشر

ہندوستان میں منے کے پتے

1-Charminar Book Center
Charminar Road, Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
2.Darul Tauayah
Islamic Cassettes, Cds & Books
House,
Door# 7, 1st Cross
Charminar Masjid Road
Sivaji Nagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804

1-چارمینار بک سنٹر
چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۵۶۰ ۰۵۱
2-دار التوعیة
اسلامی سی۔ ڈیز، کیسٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر: ۷، فرسٹ کراس، چارمینار مسجد روڈ
فون: ۰۸۰-۲۵۵۴۹۸۰۴
شیواجی نگر، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

Emailto: tawheed_pbs@hotmail.com

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	شمار نمبر
5	تقدیم	۱
7	تمہید	۲
9	خوشگوار زندگی کے (12) اصول	۳
9	پہلا اصول: ایمان و عمل	۴
13	دوسرا اصول: شکر	۵
15	تیسرا اصول: صبر	۶
17	چوتھا اصول: توبہ و استغفار	۷
19	پانچواں اصول: تقویٰ	۸
22	چھٹا اصول: نماز	۹
23	ایک عبرتناک قصہ	۱۰
25	ساتواں اصول: دعا	۱۱
30	پریشانی اور صدمے کے وقت کی دعائیں	۱۲
33	آٹھواں اصول: ذکرِ الہی	۱۳
35	نواں اصول: توکل	۱۴
36	دسواں اصول: فارغ اوقات میں علومِ نافعہ کا مطالعہ	۱۵
38	گیارہواں اصول: قناعت	۱۶
39	بارہواں اصول: مسلمانوں کی پریشانی دور کرنا	۱۷

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

فرمانِ الہی ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سورة النحل: ۹۷)

ترجمہ :

”جو شخص نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو، تو اسے ہم یقیناً بہت ہی اچھی (خوشگوار) زندگی عطا کریں گے، اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يُّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضِلِّهٖ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ!

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

کامیاب و خوشگوار زندگی ہر کسی کا مطلوب و مقصود ہے اور اس کے گر سکھلاتے ہوئے
کئی لوگ نظر آئیں گے لیکن ان میں سے کوئی کسی مغربی فلاسفر کی باتیں پیش کر رہا ہے، کوئی کسی
غیر مسلم مصنف کے نظریات کا پرچار کرتا ملے گا اور کسی کے پیش نظر عام اخلاقیات ہوں گی جبکہ ایک
مؤمن و مسلمان کی کامیاب و خوشگوار زندگی کے لیے وہی اصول و قواعد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں
جو قرآن کریم میں آئے ہیں یا پھر نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔ اسلام کے ان دو اساسی
سرچشموں سے وہ (۱۲) اصول و قواعد ہمارے فاضل دوست جناب ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق
زاہد صاحب (الکویت) نے منتخب کر کے بڑے سہل و موثر انداز میں آپ کے سامنے رکھ دیئے
ہیں۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا.

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اصول و قواعد میں سے ہر ایک یا کم از بعض پر طول طویل
گفتگو کی جاسکتی ہے جیسا کہ خود مصنف نے بھی کتاب کی تمہید میں اس بات کی طرف اشارہ کیا
ہے، اسی طرح ان اصول و قواعد کی تعداد میں اضافہ بھی ممکن ہے تاکہ اس موضوع کا قدرے
احاطہ ہو جائے لیکن جیسا کہ معروف ہے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَذَلَّ)

”بہترین بات وہ ہے جو مختصر اور مدلل ہو۔“

زیر نظر رسالہ اسی کی بہترین تصویر ہے۔ مختصر جامع و مانع اور قرآن و سنت کے دلائل سے مزین ہے۔ اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اس مؤلف جناب ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد صاحب نہ صرف ارکانِ ایمان، ارکانِ اسلام اور جادو کا علاج وغیرہ متعدد کتب کے مصنف و مترجم ہیں بلکہ کویت میں وسیع پیمانے پر تبلیغی و دعوتی خدمات بھی سرانجام سے رہے ہیں اور ایک داعی و مبلغ کو عموماً لوگوں کی علمی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اور وہ اسے ہی پورا کرنے پر اکتفا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو قبول فرمائے، اسے انکے میزانِ حسنات کا حصہ بنائے اور قارئین کرام کو ان اصول و قواعد پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کو کامیاب و خوشحال اور اپنے شب و روز کو خوشگوار بنانے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

توحید پبلیکیشنز کے کارپردازان محمد رحمت اللہ خان ایڈووکیٹ اور انجینئر شاہد ستار اور انکے ساتھیوں کو بھی اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے کہ تھوڑے سے عرصہ میں ہی انہوں نے درجنوں کتابیں چھاپ کر اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدًا
والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

۱۴۲۸/۱۰/۲۵ھ

ترجمان سپریم کورٹ انجمن

۲۰۰۷/۱۱/۰۶ء

وداعیہ متعاون مراکز دعوت و ارشاد

الدام، الظھر ان، انجمن (سعودی عرب)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

قارئین کرام ! اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا ہے، اور حضرت آدم علیہ السلام کو سب کا باپ بنایا ہے، اس لحاظ سے سب کی بنیاد تو ایک ہے لیکن کئی اعتبارات سے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، چنانچہ شکل و صورت کے اعتبار سے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، اور کم ہی کوئی شخص، دوسرے سے ملتا جلتا ہے، کوئی سفید گورے رنگ کا اور کوئی کالے سیاہ رنگ کا، کوئی چھوٹے قد والا اور کوئی بڑے قد والا..... اسی طرح وہ سب اپنے معاشی حالات کے اعتبار سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، کوئی مالدار اور کوئی غریب، کوئی بخیل اور کوئی سخی، کوئی ہر حال میں شکر گزار اور کوئی ہر حال میں حریص و لالچی..... اسی طرح ایمان و عمل کے اعتبار سے بھی وہ الگ الگ نظریات کے حامل ہوتے ہیں، کوئی مومن اور کوئی کافر، کوئی نیک و پارسا اور کوئی فاسق و فاجر، کوئی باکر دار اور بااخلاق اور کوئی بدکردار اور بد اخلاق..... لیکن یہ سب کے سب اپنے احوال میں ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باوجود ایک بات پر متفق نظر آتے ہیں، اور وہ ہے خوشحال زندگی کی تمنا اور آرزو، چنانچہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ اس بات کے متنی نظر آتے ہیں کہ انہیں دنیا میں ایک خوشگوار زندگی نصیب ہو جائے، اور سب کے سب لوگ ایک باوقار اور پرسکون زندگی کے حصول کی خاطر دن رات جدوجہد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، گویا سب کا ہدف تو ایک ہی ہے، البتہ وسائل و اسباب مختلف ہیں:

☆ ایک تاجر دن بھر اپنے کاروبار کو وسیع کرنے اور زیادہ سے زیادہ نفع کمانے کیلئے اپنی پوری صلاحیتیں اور توانائیاں کھپا دیتا ہے، اسی طرح وہ مزدور جو صبح سے لیکر شام تک پسینے میں شرابور ہو کر محنت و مزدوری کرتا ہے، دونوں خوشحال اور خوشگوار زندگی کے حصول کیلئے کوشاں ہوتے ہیں!

☆ ایک عبادت گزار، جو اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات کو پابندی سے ادا کرتا ہے، اور نوافل میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے، اسی طرح وہ فاسق و فاجر انسان، جو دن رات اللہ تعالیٰ کی

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

نافرمانی کرتا ہے دونوں ہی ایسی زندگی کے متمنی ہوتے ہیں جس میں کوئی پریشانی اور کوئی دکھ نہ ہو! ☆ اسی طرح تمام لوگ سعادت مند اور خوشحالی کو حاصل کرنے کی تمنا لئے تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں، کوئی کسی طرح، اور کوئی کسی طرح..... لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ سعادت مندی ہر ایک کو مل جاتی ہے؟ اور کیا خوشحالی ہر ایک کو نصیب ہو جاتی ہے؟ اور آخر وہ کونسا راستہ ہے جس پر چل کر ہم سب خوشحال و خوشگوار زندگی تک پہنچ سکتے ہیں؟

قارئین کرام! ہم یہی سوال ایک دوسرے انداز سے بھی کر سکتے ہیں، اور وہ اس طرح کہ اس دور میں تقریباً ہر انسان پریشان حال اور سرگرداں نظر آتا ہے، کسی کو روزگار کی پریشانی، کسی کو مالی و کاروباری مشکلات کا سامنا، کسی پر قرضوں کا بوجھ، کسی کو جسمانی بیماریاں چھین اور سکھ سے سونے نہیں دیتیں، کسی کو خاندانی لڑائی جھگڑے بے قرار کئے ہوئے ہیں، کسی کو بیوی بچوں کی نافرمانی کا صدمہ، کسی کو دشمن کا خوف اور کسی کو احباب و اقرباء کی جدائی کا دکھ..... الغرض تقریباً ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا نظر آتا ہے، اور ظاہر ہے کہ ہر شخص ان دکھوں، صدموں اور پریشانیوں سے نجات بھی حاصل کرنا چاہتا ہے، تو وہ حقیقی وسائل و اسباب کونسے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے دنیا کی مختلف آزمائشوں سے نجات مل سکتی ہے؟

آپ میں سے ہر شخص یقیناً یہ چاہتا ہوگا کہ اسے ان دونوں سوالوں کے جوابات معلوم ہو جائیں تاکہ وہ ایک خوشحال و باوقار زندگی حاصل کر سکے اور دنیا کی پریشانیوں سے چھٹکارا پا سکے، تو آئیے ہم سب قرآن و سنت کی روشنی میں ان سوالوں کے جوابات معلوم کرتے ہیں۔

قارئین کرام! اس مختصر رسالے میں ہم ایک کامیاب اور خوشحال زندگی کے (۱۲) اصول اور پریشانیوں و آزمائشوں سے نجات حاصل کرنے کے چند اصول ذکر کریں گے، اور ہمیں یقین کامل ہے اگر ہم ان پر عمل کریں گے تو ضرور بالضرور اپنے مقصود تک پہنچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد رحمۃ اللہ علیہ
مرکز دعوتہ الجالیات جلیب الشیوخ (الکویت)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

خوشگوار زندگی کے (12) اصول

خوشگوار زندگی کے حصول کے متعدد اصول ہیں جن میں سے صرف بارہ (12) اصول ہم یہاں آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں:

پہلا اصول: ایمان و عمل

خوشگوار زندگی کا پہلا اصول ”ایمان و عمل“ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

(سورة النحل : ۹۷)

”جو شخص نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو، تو اسے ہم یقیناً بہت ہی اچھی زندگی عطا کریں گے، اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔“

اور سورة الرعد میں فرمایا:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ﴾

(سورة الرعد : ۲۹)

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، ان کیلئے خوشحالی بھی ہے اور عمدہ ٹھکانا بھی۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے شخص کو بہت ہی خوشگوار و کامیاب زندگی اور خوشحالی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، جس میں دو شرطیں پائی جاتی ہوں، ایک یہ کہ وہ مومن ہو، اور دوسری یہ کہ وہ عمل صالح کرنے والا، باکردار اور بااخلاق ہو، اور اگر ہم ان دونوں شرطوں کو پورا کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں خوشگوار زندگی نصیب نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے میں

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

سچا ہے، اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا چنانچہ سورہ آل عمران میں فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾ (سورہ آل عمران : ۹)
 ”یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا“۔

یہ بات ہمیں معلوم ہونی چاہیے کہ تمام انسانوں کی خیر و بھلائی ایمان اور عمل صالح میں ہی ہے، اگر انسان سچا مومن ہو اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو، اور ساتھ ساتھ باعمل، باکردار اور بااخلاق ہو، اللہ کے فرائض کو پورا کرتا ہو، پانچ نمازوں کا پابند ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے فرض روزے بلا عذر شرعی نہ چھوڑتا ہو، والدین اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہو، لین دین میں سچا اور وعدوں کو پورا کرتا ہو، بددیانتی، دھوکہ اور فراڈ سے اجتناب کرتا ہو، حلال ذرائع سے کماتا ہو، تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی عطا کرتا ہے، اور آخرت میں جنت کی نعمتیں اور اجر و ثواب الگ ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی انسان فاسق و فاجر، بدکردار اور بد اخلاق ہو، نہ نمازوں کی پروا کرتا ہو اور نہ زکوٰۃ دیتا ہو، رمضان کے روزے مرضی کے مطابق رکھتا ہو، اور طاقت ہونے کے باوجود حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کیلئے تیار نہ ہو، والدین اور قرابت داروں سے بدسلوکی کرتا ہو، اللہ کے بندوں کے حقوق مارتا ہو، لین دین میں جھوٹ بولتا ہو، دھوکہ دہی کرتا اور بددیانتی سے کام لیتا ہو، اور حرام ذرائع سے کماتا ہو، تو ایسے انسان کے متعلق ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ اسے لاکھ کوشش کے باوجود خوشگوار زندگی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسَيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى﴾

(سورہ طہ: ۲۳ تا ۲۶)

”اور جو شخص میری یاد سے روگردانی کرے گا وہ دنیا میں یقیناً تنگ حال رہے

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

گا، اور روزِ قیامت ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے، دنیا میں تو میں خوب دیکھنے والا تھا؟ اللہ کہے گا: اسی طرح تمہارے پاس میری آیتیں آئی تھیں، تو تم نے انہیں بھلا دیا تھا، اور اسی طرح آج تم بھی بھلا دیئے جاؤ گے۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے کہ جو شخص میرے دین سے منہ موڑے گا، اور میرے احکامات کی پروا نہیں کرے گا، میں دنیا میں اس کی زندگی تنگ حال بنا دوں گا، اور اسے خوشحال زندگی سے محروم کر دوں گا، اس کے علاوہ قیامت کے دن میں اسے اندھا کر کے اٹھاؤں گا، وہ مجھ سے اس کی وجہ پوچھے گا تو میں کہوں گا: جیسا تم نے کیا ویسا ہی بدلہ آج تمہیں دیا جا رہا ہے، تمہارے پاس میرے احکام آئے، اہل علم نے تمہیں میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائیں، اور میرے نبی ﷺ کی صحیح احادیث کو تمہارے سامنے رکھا، لیکن تم نے ان سب کو پس پشت ڈال کر من مانی کی، اور جو تمہارے جی میں آیا، تم نے وہی کیا، اسی طرح آج مجھے بھی تمہاری کوئی پروا نہیں۔

قارئین کرام! اگر ہم واقعتاً یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہمیں ایک باوقار اور خوشحال زندگی نصیب ہو تو ہمیں دین الہی کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا، اور من مانی کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا ہوگا.....

① اللہ کا سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں، اور اس میں کسی کو شریک نہ بنائیں، صرف اسی کو پکاریں، صرف اسی کو نفع و نقصان کا مالک سمجھیں، صرف اسی کو داتا، گنج بخش، مددگار، حاجت روا، مشکل کشا اور غوثِ اعظم تصور کریں، اگر ہم خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو وہ یقیناً ہمیں پاکیزہ اور خوشگوار زندگی نصیب کرے گا، ورنہ وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کے در پر جبینِ نیاز جھکتے ہیں، اور غیر اللہ کیلئے نذر و نیاز پیش کرتے ہیں، اور غیر اللہ کو داتا، گنج بخش، غوثِ اعظم، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں اور انہی کے سامنے ہاتھ

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

پھیلاتے ہیں، انہیں دردِ درکی ٹھوکریں ہی نصیب ہوتی ہیں، اور ذلت و خواری کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا، جیسا کہ سورہ حج میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾
(سورہ حج: ۳۱)
”اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا ہے وہ ایسے ہے جیسے آسمان سے گرا ہو، پھر پرندے اسے فضا میں ہی اچک لیں یا تیز ہوا اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دے۔“

یعنی مشرک کا انجام سوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ نہیں۔

۲) اللہ تعالیٰ کا دوسرا بڑا حکم یہ ہے کہ ہم اس کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی اتباع کریں اور آپ ﷺ کی نافرمانی سے بچیں، اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ راضی ہوگا تو یقیناً وہ ہمیں خوشحال اور باوقار زندگی نصیب کرے گا، اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کریں گے اور آپ ﷺ کی سنت سے منہ موڑ کر دین میں ایجاد کردہ نئے امور (بدعات) پر عمل کریں گے تو دنیا میں ہم پر آزمائشیں ٹوٹ پڑیں گی، اور قیامت کے روز ہمیں نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں حوضِ کوثر کے پانی سے اور آپ ﷺ کی شفاعت سے محرومی سے دوچار ہونا پڑے گا، والعیاذ باللہ۔
سورہ نور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾
(سورہ نور: ۶۳)

”لہذا جو لوگ اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ آ پینچے۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنے اس فعل سے باز آجائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے ان پر کوئی آزمائش یا اللہ کا دردناک عذاب آجائے!

قارئین کرام! کامیاب و خوشگوار زندگی کا جو پہلا اصول ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان اور عمل صالح کی بناء پر ہی ہمیں ایک کامیاب زندگی نصیب ہو سکتی ہے، اور ایمان باللہ کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ ہم عقیدہ توحید پر قائم و دائم رہیں، جبکہ ایمان بالرسول کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں زندگی بسر کریں، اس طرح دنیا کے دکھوں اور صدموں سے ہمیں چھٹکارا ملے گا، اور ہماری زندگی کامیابی کی راہ پر گامزن ہو جائے گی۔

دوسرا اصول: شکر

کامیاب و خوشحال زندگی کے حصول اور پریشانیوں سے نجات کا دوسرا اصول یہ ہے کہ ہم میں سے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی بے شمار و ان گنت نعمتوں پر شکر گزار ہو، کیونکہ جب ہم اس کی نعمتوں پر شکر بجالائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اور زیادہ نعمتوں سے نوازے گا۔ سورہ ابراہیم میں فرمان الہی ہے:

﴿وَإِذْ تَأَذَّنُ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي

لَشَدِيدٌ﴾ (سورہ ابراہیم: ۷)

”اور یاد رکھو! تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نوازوں گا، اور اگر ناشکری کرو گے تو پھر میری سزا بھی بہت سخت ہے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر گزار بندوں کو اور زیادہ نعمتوں سے نوازنے کا

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

وعدہ فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر موجودہ نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا جائے، اور انہیں اس کی اطاعت میں کھپایا جائے تو نہ صرف وہ نعمتیں بحال رہتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ مزید نعمتیں عطا کرتا ہے، اور اپنے شکر گزار بندوں کی زندگی کو خوشحال بنا دیتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ناشکری کرنے والوں کو سخت تنبیہ بھی کی ہے کہ وہ ان کی ناشکری کی بناء پر ان سے موجودہ نعمتوں کو چھین کر انہیں مصائب و آفات میں گرفتار بھی کر سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ

نیز سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَدَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا

عَلِيمًا ﴾ (سورۃ النساء : ۱۴۷)

”اگر تم لوگ (اللہ کا) شکر ادا کرو، اور (خلوص نیت سے) ایمان لے آؤ، تو اللہ کو کپڑی ہے کہ وہ تمہیں عذاب دے! جبکہ اللہ تو بڑا قادر دان اور سب کچھ جاننے والا ہے۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ اگر سچا مومن اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہو تو اللہ تعالیٰ خواہ مخواہ اسے آزمائش میں مبتلا نہیں کرتا، بلکہ وہ تو قدر دان ہے اور اپنے بندوں کے جذباتِ شکر کو دیکھ کر انہیں اور زیادہ عطا کرتا ہے۔

یاد رہے کہ شکر، دل اور زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی بجا لانا ضروری ہے، اور سچا شکر وہ ہوتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ احسانات کرتا ہے تو وہ اس کی پہلے سے بھی زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے، اور وہ جتنا اسے اپنے فضل سے نوازتا ہے اتنا ہی اس کے جذباتِ محبت و اطاعت زیادہ جوش میں آتے ہیں اور وہ ہر طرح سے ان کے شکر کا اظہار کرنے لگتا ہے، جیسا صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام کیا کرتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں پر ورم آجاتا، اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی تو اللہ تعالیٰ نے اگلی چھپلی تمام خطائیں معاف فرمادی ہیں، پھر آپ ﷺ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ فرماتے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

((أَقْلَابُ أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟))

(بخاری: ۴۸۳۷، مسلم: ۲۸۲۰)

”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟“

تیسرا اصول: صبر

دنیا میں سعادت مندی اور خوشحالی کے حصول کا تیسرا اصول صبر ہے، یعنی کسی بندہ مومن کو جب کوئی پریشانی یا تکلیف پہنچے تو وہ اسے برداشت کرے، اس پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سمجھ کر اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کا طالب ہو، یوں اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا، اور اس کے گناہوں کو مٹا کر اسے اطمینان قلب نصیب کرے گا۔

ہمیں یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ دنیا میں ہر مومن کے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی آزمائش لکھ رکھی ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ میں فرمان الہی ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝﴾ (سورۃ بقرہ: ۵۵ تا ۵۷)

”اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے، کچھ خوف و ہراس اور بھوک سے، اور مال و جان اور پھلوں میں کمی سے، اور آپ (اے میرے نبی) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے، جنہیں جب کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی نوازشیں اور رحمت ہوتی ہے، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آزمائشوں میں صبر کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے کہ ان پر اس کی نوازشیں ہوتی ہیں اور وہ رحمتِ الہی کے مستحق ہوتے ہیں، گویا صبر وہ چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے کی زندگی کو خوشحال بنا دیتا ہے، اور اسے اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔
 آزمائش کوئی بھی ہو، چھوٹی ہو یا بڑی، جسمانی ہو یا ذہنی، ہر قسم کی آزمائش مومن کیلئے باعثِ خیر ہی ہوتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ ، وَلَا أَدَى وَلَا غَمٍّ ، حَتَّى الشُّوْكَةِ الَّتِي يُشَاكُهَا ، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ))
 (البخاری: ۵۶۲۲ ، مسلم: ۲۵۷۳)

”مسلمان کو جب تھکاوٹ یا بیماری لاحق ہوتی ہے، یا وہ حزن و ملال اور تکلیف سے دوچار ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسے ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ ﴾
 (البخاری: ۵۶۲۷ ، مسلم: ۲۵۷۱)

”جب کسی مسلمان کو کوئی اذیت (تکلیف) پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت کے پتے گرتے ہیں۔“

قارئین کرام ! ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی تکلیف اور ادنیٰ ترین آزمائش پر، حتیٰ کہ ایک کانٹا چبھنے پر بھی اللہ تعالیٰ بندہ مومن کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، بشرطیکہ وہ صبر تحمل کا دامن نہ چھوڑے، اور ہر آزمائش میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہو جائے۔

یہ بات بھی آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ کسی بندہ مومن میں جب یہ دونوں صفات (صبر و شکر) جمع ہو جائیں، تو اسے گویا خیر کثیر نصیب ہوگی، صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ارشاد گرامی ہے:

((عَجِبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ : إِنَّ أَصَابَتُهُ سَرَاءً سَرَاءً فَكَانَ شُكْرًا خَيْرًا لَهُ ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبْرًا فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))
(مسلم: ۲۹۹۹)

”مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اور اس کا ہر معاملہ یقیناً اس کیلئے خیر کا باعث ہوتا ہے، اور یہ خوبی سوائے مومن کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی، اگر اسے کوئی خوشی پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے، تو وہ اس کیلئے خیر کا باعث بن جاتی ہے، اور اگر اسے کوئی غمی پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے، اور یوں وہ بھی اس کیلئے باعثِ خیر بن جاتی ہے۔“

چوتھا اصول: توبہ و استغفار

انسان پر جو مصیبت آتی ہے، چاہے جسمانی بیماری کی صورت میں ہو، یا ذہنی اور روحانی اذیت کی شکل میں، چاہے کاروباری پریشانی ہو یا خاندانی لڑائی جھگڑوں کا دکھ اور صدمہ ہو۔ ہر قسم کی مصیبت اس کے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے، اس لیے اسے اس سے نجات پانے کیلئے فوراً سچی توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور اس کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا ازالہ کر کے اسے خوشحال بنا دیتا ہے چنانچہ سورۃ الشوریٰ میں فرمان الہی ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَيَعُوذُونَ عَنْ كَثِيرٍ﴾

(سورۃ شوری: ۳۰)

”اور تمہیں جو مصیبت بھی آتی ہے تمہارے اپنے کرتوتوں کے سبب سے آتی ہے، اور وہ تمہارے بہت سارے گناہوں سے درگزر بھی کر جاتا ہے۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اسی طرح سورہ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾
(سورہ بقرہ : ۵۹)

”پھر ہم نے ان لوگوں پر آسمان سے ان کے گناہوں کے سبب عذاب نازل کیا جنہوں نے ظلم کیا“۔

اور توبہ و استغفار کے فوائد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورہ نوح میں فرماتا ہے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَيُبَيِّنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾
(سورہ نوح : ۱۰ تا ۱۲)

”پس میں (نوح نے) کہا: تم سب اپنے رب سے معافی مانگ لو، بلا شبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور نہریں جاری کر دے گا“۔

ان آیات میں استغفار کے جو فوائد ذکر کیے گئے ہیں (موسلا دھار بارشیں، مال و اولاد سے مدد، باغات اور نہریں) یہ سب چیزیں دراصل انسانوں کی خوشحالی و سعادت مندی کی علامت ہوتی ہیں، اور یہ استغفار ہی سے نصیب ہوتی ہیں۔

اسی طرح سورہ انفال میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (سورہ انفال : ۳۳)
”اور اللہ تعالیٰ انہیں اس حال میں عذاب نہیں دیتا کہ وہ استغفار کر رہے ہوں“۔

نیز سورہ ہود میں فرمایا:

﴿وَأَن اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿﴾ (سورہ ہود : ۳)

”اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، پھر اس کی جناب میں توبہ
کرو، وہ تمہیں ایک محدود وقت (موت) تک عمدہ عیش و آرام کا فائدہ
نصیب کرے گا، اور ہر کار خیر کرنے والے کو اس کا اجر و ثواب دے گا، اور
اگر تم منہ پھیر لو گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں بڑے دن (روزِ قیامت)
کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

پانچواں اصول: تقویٰ

تقویٰ دنیا کے دکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات پانے کیلئے، اور خصوصاً ان
لوگوں کیلئے ایک نسخہِ کیمیا ہے جو بے روزگاری، غربت اور قرضوں کی وجہ سے انتہائی پریشان
حال اور سرگرداں رہتے ہوں، اور تقویٰ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ سے ایسا خوف کھانا جو بندے کو
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور حرام کام سے روک دے، اور جب کسی انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا
ایسا ڈر و خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ پرہیزگار بن جاتا ہے اور تمام حرام کاموں
سے اجتناب کرنے لگ جاتا ہے تو اس سے سورہ طلاق میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(سورہ طلاق : ۲، ۳)

”اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کی
کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں
سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔“

اور اگلی آیت میں فرمایا:

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴾ (سورۃ طلاق : ۴)
 ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کیلئے اس کے کام میں آسانی
 پیدا کر دیتا ہے۔“

نیز سورۃ الأعراف میں فرمایا:

﴿ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ
 السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴾ (سورۃ الأعراف : ۹۶)
 ”اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے تو ہم
 ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے۔“

قارئین کرام ! ان تمام آیات میں خوشحالی اور کامیاب زندگی کے حصول
 کیلئے ایک عظیم اصول متعین کر دیا گیا ہے، اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کی نافرمانی
 سے اجتناب کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ مومن کیلئے ہر قسم کی پریشانی سے نکلنے کا
 راستہ بنا دیتا ہے، اور اس کے ہر ہر کام کو آسان کر دیتا ہے، اور اوپر نیچے سے اس کیلئے رزق کے
 دروازے کھول دیتا ہے۔

اب آئیے ذرا اس اصول کی روشنی میں ہم اپنی حالت کا جائزہ لے لیں..... ایک
 طرف تو ہم خوشحال اور کامیاب زندگی کی تمنا رکھتے ہیں، اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں
 بھی کرتے رہتے ہیں، مثلاً نمازوں میں سستی اور غفلت، جھوٹ، غیبت، چغتل خوری، سودی لین
 دین، والدین اور قرابت داروں سے بدسلوکی، فلم بنی، اور گانے سننا وغیرہ..... بھلا بتلائیے کیا
 ایسی حالت میں خوشحالی و سعادت مند فی نصیب ہو سکتی ہے؟ اور کیا اس طرح پریشانیوں کا ازالہ ہو
 سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نافرمانیوں کی موجودگی میں خوشحالی کا نصیب ہونا تو
 دور کی بات ہے، موجودہ نعمتوں کے چھن جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے، اور اس کی واضح دلیل

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت حواء علیہما السلام کا قصہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو جنت کی ہر نعمت و آسائش سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دی، اور محض ایک چیز سے منع کر دیا کہ تم نے اس درخت کے قریب نہیں جانا، لیکن شیطان کے پھسلانے پر جب انہوں نے اس درخت کے پھل کو چکھا تو اللہ تعالیٰ نے جنت کی ساری نعمتوں سے محروم کر کے انہیں زمین پر اتار دیا..... تو ان کی ایک غلطی جنت کی ساری نعمتوں سے محرومی کا سبب بن گئی، اور آج ہم کئی گناہ کرتے ہیں اور پھر بھی ہم خوشحالی کے متنی ہوتے ہیں!! یہ یقینی طور پر ہماری غلط فہمی ہے، اور اگر ہم واقعتاً ایک خوشحال زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے قطعی اجتناب کرنا ہوگا۔

اسی طرح ابلیس کا قصہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا، لیکن اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہونے سے انکار کر دیا، پھر نتیجہ کیا نکلا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کیلئے ملعون قرار دے دیا..... یہ صرف ایک سجدہ چھوڑنے کی سزا تھی، اور آج بہت سارے مسلمان کئی سجدے چھوڑ دیتے ہیں، پانچ وقت کی فرض نمازوں میں من مانی کرتے ہیں، تو کیا اس طرح ان کی زندگی کا مرانیوں سے ہمکنار ہو جائے گی؟ ع

اس خیال است و محال است و جنوں

اس کے برعکس ستم بالائے ستم یہ ہے کہ آج بہت سارے لوگ کئی برائیوں کو برائیاں ہی تصور نہیں کرتے، اور بلا خوف و تردان کا ارتکاب کرتے ہیں، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سنجیدگی سے اپنا جائزہ لیں، اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کریں، جب ہم خود اپنی اصلاح کریں گے اور اپنے دامن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی ہماری حالت پر رحم فرمائے گا، اور ہمیں خوشحال زندگی نصیب کرے گا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہما تابعین رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے کہا کرتے تھے:

(إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشُّعْرِ، إِنْ كُنَّا

صحیح دینی معلومات کے لئے "توحید پبلیکیشنز" کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

لَعُدَّهَا عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُؤَبَّاتِ) (البخاری . الرقاق باب

ما يتقى من محقرات الذنوب : ٦٣٩٢)

” آج تم ایسے ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال سے زیادہ باریک (بہت چھوٹے) ہیں، جبکہ ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاک کرنے والے گناہ شمار کرتے تھے۔“

یہ تابعین رضی اللہ عنہم کے دور کی بات ہے، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے بعد بہترین دور

تھا، اور آج ہمارے دور میں اللہ جانے کیا کچھ ہوتا ہے، بس اللہ کی پناہ!

چھٹا اصول: نماز

کامیاب اور خوشحال زندگی کے حصول کا چھٹا اصول ”نماز“ ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کا تقرب

حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے صحیح مسلم شریف میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ﴾

(مسلم : ۴۸۲)

”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہذا تم (سجدے کی حالت میں) زیادہ دعا کیا کرو۔“

جب بندہ اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے، تب وہ جو چاہے اس سے طلب کر سکتا

ہے، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نماز کے ذریعے مدد طلب کرنے کا حکم دیا ہے، سورۃ بقرہ میں فرمان الہی ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ

الصَّابِرِينَ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۱۵۳)

”اے ایمان والو! (جب کوئی مشکل درپیش ہو تو) صبر اور نماز کے ذریعے

مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ وہ ہر قسم کی مشکل اور پریشانی کے ازالے کیلئے صبر اور نماز کے ذریعے اس سے مدد طلب کریں، اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے اور نماز پڑھنے والے بندہ مومن کی مدد فرماتا ہے، اور اسے تمام مشکلات سے نجات دیتا ہے، گویا نماز دکھوں اور صدموں کا مداوا ہے، نماز ادا کرنے سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے، اور غموں کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، اسی لیے مسند احمد و سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((..... وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ)) (احمد، نسائی،

صحیح الجامع للألبانی: ۳۱۲۴)

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔“

ایک عبرتناک قصہ

حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ذکر کیا ہے کہ ایک فقیر آدمی اپنے نچر پر لوگوں کو لاد کر دمشق سے زیدانی تک پہنچاتا اور اس پر کرایہ وصول کرتا تھا، اس نے اپنا ایک قصہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میرے ساتھ ایک شخص سوار ہوا، وہ راستے میں مجھ سے کہنے لگا: یہ راستہ چھوڑ دو، اور اُس راستے سے چلو، کیونکہ اس سے ہم اپنی منزل مقصود تک جلدی پہنچ جائیں گے، میں نے کہا: نہیں، میں وہ راستہ نہیں جانتا، اور یہی راستہ زیادہ قریب ہے، اس نے کہا: وہ زیادہ قریب ہے، اور تمہیں اسی سے جانا ہوگا، چنانچہ ہم اسی راستے پر چل پڑے، آگے جا کر ایک دشوار گزار راستہ آ گیا جو ایک گہری وادی سے گزرتا تھا، اور وہاں بہت ساری لاشیں پڑی ہوئی تھیں، اس نے کہا: یہاں رک جاؤ، میں رک گیا، وہ نیچے اترا، اور اترتے ہی چھری سے مجھ پر حملہ آور ہوا، میں بھاگ اٹھا، میں آگے آگے اور وہ میرے پیچھے پیچھے، آخر کار میں نے اسے اللہ کی قسم دے کر کہا: نچر اور اس پر لدا ہوا میرا سامان تم لے لو اور میری جان بخش دو، اس نے کہا: وہ تو میرا ہے

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ہی، اور میں تمہیں قتل کر کے ہی دم لوں گا، میں نے اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا، اور قتل کی سزا یاد دلائی، لیکن اس نے میری ایک بھی نہ سنی، چنانچہ میں نے اس کے سامنے رک کر کہا: مجھے صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے دو، اس نے کہا: ٹھیک ہے جلدی پڑھ لو، میں نے قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کر دی، لیکن میں اس قدر خوفزدہ تھا کہ میری زبان پر قرآن مجید کا ایک حرف بھی نہیں آ رہا تھا، اور اُدھر وہ بار بار کہہ رہا تھا: اپنی نماز جلدی ختم کرو، میں انتہائی حیران و پریشان تھا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر قرآن مجید، سورہ نمل کی یہ آیت جاری کر دی:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾

(سورہ نمل: ۶۲)

”بھلا کون ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے“!

پھر میں نے اچانک دیکھا کہ ایک گھوڑسوار ہاتھ میں نیزہ لپیے وادی کے منہ سے نمودار ہو رہا ہے، اس نے آتے ہی وہ نیزہ اس شخص کو دے مارا جو مجھے قتل کرنے کے درپے تھا، نیزہ اس کے دل میں پیوست ہو گیا اور وہ مر گیا، میں نے گھوڑسوار کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: ”مجھے اس نے بھیجا ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے“۔ پھر میں نے اپنا بغل پکڑا اور اپنا ساز و سامان اٹھا کر سلامتی سے واپس لوٹ آیا۔^①

قارئین کرام! یہ قصہ اس بات کی دلیل ہے کہ بندہ مومن جب نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے تو وہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے، اور مشکل کے وقت اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا..... یاد رہے کہ نمازوں میں سب سے پہلے فرض نمازوں کا اہتمام کرنا

① امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں یہ واقعہ ابو بکر محمد بن داؤد دینوری المعروف الدقی الصوفی سے نقل کیا ہے دیکھیے تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۱۸ جبکہ دارالسلام الریاض کی مطبوعہ تہذیب ابن کثیر میں اسے قلم زد کر دیا گیا ہے (دیکھیے: المصباح المنیر فی تہذیب ابن کثیر ص ۱۰۰۵) (ابوعدنان)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ضروری ہے جو کہ دین کا ستون ہیں، اس کے بعد سنت اور نفل نماز، خصوصاً فرض سے ما قبل اور مابعد سنتیں، اور پھر تہجد کی نماز..... نماز تہجد کے دیگر فوائد کے علاوہ اس کا ایک عظیم فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تہجد گزار کو جسمانی بیماریوں سے شفا نصیب کرتا ہے، لہذا وہ لوگ جو علاج کر کر کے تھک چکے ہوں انہیں یہ نبوی علاج ضرور کرنا چاہیے۔ مسند احمد و ترمذی میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ، فَإِنَّهُ ذَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ ، وَمُكَفِّرٌ لِلْسَيِّئَاتِ ، وَمَنْهَاةٌ لِلْآثَامِ ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ) (احمد و الترمذی، صحیح الجامع للابانی : ۴۰۷۹)

”تم رات کا قیام ضرور کیا کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے صلحاء کی عادت تھی، اور رات کا قیام اللہ کے قریب کرتا ہے، اور گناہوں سے بچاتا ہے، اور برائیوں کو مٹاتا ہے، اور جسمانی بیماری کو دور کرتا ہے۔“

قارئین کرام! خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ کی طبیعت میں پریشانیوں، دکھوں اور صدموں کی وجہ سے ٹکدر آجائے، اور آپ سخت بے چین ہوں، تو وضو کر کے بارگاہِ الہی میں آ جائیں اور ہاتھ باندھ کر اس سے مناجات شروع کر دیں، اور پھر بادشاہوں کے بادشاہ اور رحمان و رحیم ذات کے سامنے جھک کر اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کریں، اس کے بعد اس سے مشکلات کے ازالے کا سوال کریں، یقیناً آپ کی بے چینی ختم ہو جائے گی، سکون و اطمینان نصیب ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو خوشحال بنا دے گا۔

ساتواں اصول: دعا

کامیاب اور خوشحال زندگی کے حصول کا ساتواں اصول ”دعا“ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ سے خوشحالی کا، اور مشکلات، غموں اور صدموں سے نجات پانے کا سوال کرنا، کیونکہ خوشحالی کے

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

تمام خزانوں کی چابیاں اللہ رب العزت ہی کے پاس ہیں، اور مصائب و آلام سے نجات دینے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں، اور بندہ مومن جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ وہ انہیں خالی لٹا دے، جیسا کہ سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد اور مستدرک حاکم کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ)) (ترمذی: ۳۵۵۶، ابو داؤد: ۱۴۸۸، ابن ماجہ: ۳۸۶۵. وصححه الألبانی فی صحیح الجامع، حدیث: ۷۵۷۷ وصحیح الترغیب والترہیب، حدیث: ۱۶۳۵)

”بے شک اللہ تعالیٰ حیا کرنے والا اور نہایت مہربان ہے، اور کوئی آدمی جب اس کی طرف ہاتھ بلند کرتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے۔“

دعا کرنے سے تین فوائد میں سے ایک فائدہ ضرور ملتا ہے: ① اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کا سوال پورا کر دیتا ہے۔ ② یا اس کی دعا کو اس کیلئے ذخیرہ آخرت بنا دیتا ہے۔ ③ یا آنے والی کسی مصیبت کو نال دیتا ہے۔ اور یہ بات بھی سنن ترمذی اور مستدرک حاکم کی ایک صحیح حدیث سے ثابت ہے چنانچہ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَا نُكِّثُ؟ قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ))

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

(ترمذی: ۳۵۷۳. وصححه الألبانی فی صحیح الجامع: ۵۶۳۷ وصحیح الترغیب: ۱۶۳۱ و مشکوٰۃ: ۲۲۵۹) ”خطِ زمین پر پایا جانے والا کوئی مسلمان جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی طلب کی ہوئی چیز دے دیتا ہے، یا اس جیسی کوئی مصیبت اس سے ٹال دیتا ہے، بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“ یہ سن کر لوگوں میں سے ایک شخص کہنے لگا: تب تو ہم زیادہ دعا کریں گے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور زیادہ عطا کرے گا۔“

اور الادب المفرد امام بخاری میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو نَيْسَ يَأْتِمُ وَلَا بِقَطِيعَةٍ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِحْدَى ثَلَاثٍ : إِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهَا) قَالَ : إِذَا نُكِّثُوا؟ قَالَ : (اللَّهُ أَكْثَرُ))

(صحیح الادب المفرد للألبانی : ص ۲۶۳ : رقم الحدیث : ۵۴۷)

”کوئی مسلمان جب کوئی ایسی دعا کرتا ہے کہ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہیں ہوتی، تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے: یا اس کی دعا جلدی قبول کر لیتا ہے، یا اسے ذخیرہ آخرت بنا دیتا ہے، یا اس جیسی کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔“

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تو ہم زیادہ دعا کریں گے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور زیادہ عطا کرے گا۔

اس لیے دعا ضرور کرنی چاہیے، اور کوئی واسطہ ڈھونڈے بغیر براہ راست اللہ سے کرنی چاہیے، کیونکہ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

دَعَانِ﴾ (سورۃ بقرہ: ۱۸۶)

”اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میں (ان کے) قریب ہی ہوں، کوئی دعا کرنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔“

اس لیے جو قریب ہے، اور پکار کوسن سکتا ہے، اور سن کر قبول بھی کرتا ہے، اور پھر مدد کرنے پر بھی قادر ہے، صرف اسی کو پکارنا چاہیے، اور اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کو نہیں پکارنا چاہیے۔

دعا اسی قبولیت کے اوقات میں کرنی چاہیے، مثلاً سجدے کی حالت میں، آذان اور اقامت کے درمیان، یوم جمعہ کو عصر کے بعد سے لے کر مغرب تک کے دوران اور خاص طور پر رات کے آخری حصے میں، جبکہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لا کر کہتا ہے:

((مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِبْ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَاُعْطِيَهُ؟ مَنْ

يُسْتَعْفِرُنِي فَاَغْفِرْ لَهُ)) وفي رواية لمسلم:

((فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَءَ الْفَجْرُ))

(بخاری: ۱۱۳۵، ۶۳۲۱، ۷۳۹۴، ۷۴۹۴، مسلم: ۷۵۸)

”کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ اور کون

ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے

معافی طلب کرے تو میں اسے معاف کر دوں؟“

اور مسلم کی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے:

”پھر وہ بدستور اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جائے۔“

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُمُلِّ لَيْلَةٍ)) (مسلم؛ ۷۵۷) ②
 ”بے شک ہر رات میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں کوئی بندہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔“

اور دعا میں دنیا و آخرت دونوں کی خیر و بھلائی کا سوال کرنا چاہیے جیسا کہ صحیح مسلم میں وارد نبی ﷺ کی یہ دعا ہے:

((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي ، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي ، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) (مسلم : ۲۷۲۰)

”اے اللہ! تو میرا دین میرے لئے سنوار دے جو کہ میرے معاملے کیلئے تحفظ ہے، اور میرے لئے میری دنیا کو بھی ٹھیک کر دے جس میں میری گذران ہے، اور میرے لئے میری آخرت کو بھی بہتر بنا دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے، اور میری زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں اضافے کا باعث بنا، اور میری موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت بنا۔“

قارئین کرام! اب یہاں وہ دعائیں یاد فرمائیے جو خاص طور پر پریشانی کے عالم میں

بار بار پڑھنی چاہئیں، اور جن کا پڑھنا صحیح و حسن احادیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

② دعا کیلئے قبولیت کی شرائط و آداب، اوقات و مقامات اور مستجاب الدعوات و غیر مستجاب الدعوات لوگ وغیرہ امور کی تفصیل کیلئے دیکھیے ہماری کتاب ”آداب دعا“ مطبوعہ توحید پبلیکیشنز، بنگلور

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

پریشانی اور صدمے کے وقت کی دعائیں

- ① حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:
- ((اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) (ابو داؤد: ۱۵۲۵، وصححه الألبانی فی صحيح سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۴)
- ”اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔“
- ② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:
- ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)) (البخاری . الدعوات باب الدعاء عند الكرب .
- الفتح ج ۱۱ ص ۱۲۳، مسلم : ۲۷۳۰)
- ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔“
- ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:
- ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))
- (مسند احمد: ۱/۹۱ وصححه الشيخ احمد شاکر ج: ۲/۸۷)
- ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بردبار اور کریم ہے، اللہ پاک ہے، اور بابرکت ہے وہ اللہ جو کہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے۔“
- ④ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال کو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

((اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ ،
وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ)) (أبو داؤد : ٥٠٩٠ ، وحسنه
الألبانی فی صحیح الكلم الطیب : ١٢١)

”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، لہذا تو مجھے پل بھر کیلئے بھی
میرے نفس کے حوالے نہ کر، اور میرا ہر کام میرے لئے ٹھیک کر دے۔“

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:
((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) (الترمذی : ٣٥٢٣)
”اے زندہ! اے قیوم! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔“

⑥ دعائے یونس رضی اللہ عنہ:

((لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ))
”تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظلم کرنے
والوں میں سے تھا۔“

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ بِهَا))
(صححه الحاكم فى المستدرک ج ١ ، ص ٥٠٥)

ووافقه الذهبی)

”جو مسلمان اس دعا کے ساتھ کسی بھی چیز کے بارے میں دعا کرتا ہے،
اللہ تعالیٰ اسے یقیناً قبول کرتا ہے۔“

④ ((اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ ، مَا ضِ فِي حُكْمِكَ ، عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ ، أَسْأَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

خَلْقِكَ ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ اسْتَأْثَرْتُ بِهِ فِي عِلْمِ
الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِبِيعَ قَلْبِي ، وَنُورَ صَدْرِي ،
وَجَلَاءَ حُزْنِي ، وَذَهَابَ هَمِّي) (احمد: ۳۷۱۲)
ابو یعلیٰ،، بطرانی، حاکم، ابن حبان و صحیح الشیخ احمد شاکر ج ۵ ص ۲۶۶ ،
والا لبانی فی الصحیح: (۱۹۹) ③

”اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری بندی کا
بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم
جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل والا ہے، میں تجھ سے تیرے
ہر نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے اپنا نام رکھا، یا تو نے
اسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا، یا تو نے اسے اپنی کسی کتاب میں
اتارا، یا تو نے اسے اپنے پاس علم غیب میں ترجیح دی، کہ تو قرآن مجید
کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور، اور میرے غم کی جلاء اور میری
پریشانی کو ختم کرنے والا بنا دے۔“

اس دعا کی فضیلت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس شخص کو حزن و ملال پہنچے، پھر وہ یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے حزن
و ملال کو ختم کر دیتا ہے اور اس کی پریشانی کو دور کر کے کشائش عطا فرما دیتا
ہے۔“

③ قرآن و سنت سے ثابت شدہ کم و بیش چار سو دعاؤں کا مجموعہ ہماری کتاب ”ذکر الہی“ میں ملاحظہ فرمائیں جو
پہلے مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ سے شائع ہوئی پھر شارحہ میں مقیم ممبئی کے انجمن عبد العزیز میمن رضی اللہ عنہ نے
چھپوا کر انڈیا میں تقسیم کی۔ (ابو عدنان)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

آٹھواں اصول: ذکرِ الہی

جو لوگ دنیاوی تکالیف و مصائب کی وجہ سے ہر وقت غمگین رہتے ہوں، اور غموں اور صدموں نے ان کی خوشیاں چھین لی ہوں، ان کی طبیعت کی بحالی اور اطمینانِ قلب کیلئے آٹھواں اصول ”ذکرِ الہی“ ہے۔ سورۃ الرعد میں زندگی کی کامیابی و خوشحالی سے متعلق فرمانِ الہی ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾
(سورۃ الرعد: ۲۸)

”جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں، یاد رکھو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔“

☆ سب سے افضل ذکر ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) ہے۔

☆ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کہ جس کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ پھر (سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ) کہ جنہیں جنت کے پودے قرار دیا گیا ہے۔

☆ اور پھر (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ) کہ جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیت کی روشنی میں ہمیں بحیثیتِ مومن اس بات پر یقینِ کامل ہونا چاہیے کہ ذکرِ الہی سے ہی دلوں کو تازگی ملتی ہے، حقیقی سکون نصیب ہوتا ہے، اور پریشانیوں اور غموں کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے! لیکن افسوس ہے کہ آج کل بہت سارے مسلمان اپنے غموں کا بوجھ ہلکا کرنے اور دل بہلانے کیلئے گانے سنتے اور فلمیں دیکھتے ہیں، حالانکہ اس سے غم ہلکا ہونے کی بجائے اور زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ گانے سننا اور فلمیں دیکھنا حرام ہے، اور حرام کام سے سوائے غم اور پریشانی کے اور کچھ نہیں ملتا۔

صحیح بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَيْكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ ، وَالْحَرِيرَ ، وَالْحَمْرَ ،

وَالْمَعَارِفَ)) (بخاری، الأشرية، باب ما جاء فيمن يستحل

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

الخمر ویسمیہ بغیر اسمہ : (۵۵۹۰)

”میری امت میں ایسے لوگ ضرور آئیں گے جو زنا کاری، ریشم کا لباس، شراب نوشی اور موسیقی کو حلال سمجھ لیں گے۔“

ان چار چیزوں کو حلال سمجھنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ حقیقت میں تو حلال نہیں ہیں لیکن لوگ انہیں حلال تصور کر لیں گے، گویا یہ حرام ہیں، اور موسیقی کس قدر بری چیز ہے، اس کا اندازہ آپ اس سے ہی لگا سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اسے زنا کاری اور شراب نوشی جیسے بڑے ہی بھیا تک گناہوں کے ساتھ ذکر کیا ہے!④

اور نگاہ کی حفاظت کے بارے میں سورۃ النور میں فرمان الہی ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْضُوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (سورۃ النور : ۳۰)

”مسلمان مردوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کیلئے پاکیزگی ہے، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔“

ذکر الہی کے فوائد بیان کرتے ہوئے صحیح بخاری کی ایک حدیثِ قدسی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجمع میں مجھے یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا

④ ”ساز و آواز اور گانا موسیقی“ کے نام سے ہماری ایک تفصیلی کتاب شائع ہو چکی ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْد۔ مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ، سیالکوٹ (پاکستان) و مدرسہ اصلاح المسلمین۔ بہار (انڈیا) (ابو عبدنان)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا کلا (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس کے قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ چلتا ہوا میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔ (البخاری حدیث: ۴۰۵، التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَيَحْذَرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ (آل عمران: ۲۸) : ۴۰۵)

نواں اصول: توکل

وہ لوگ جن پر دشمن کی شرارتوں، سازشوں اور ان کے ہتھکنڈوں کا خوف طاری رہتا ہو، اور اس کی وجہ سے وہ سخت بے چین رہتے ہوں، خصوصاً ان کی خوشحالی اور عموماً باقی تمام لوگوں کی خوشحالی کیلئے نواں اصول یہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسہ) کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہر شے سے بچانے والا ہے اور اس کے حکم کے بغیر کوئی طاقت ور کسی کو کوئی نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہے، سورہ توبہ میں فرمانِ الہی ہے:

﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾
(سورہ التوبہ: ۵۱)

”آپ کہہ دیجئے! ہم پر کوئی مصیبت نہیں آسکتی سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہے، وہی ہمارا سرپرست ہے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔“

سورہ الطلاق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ﴾

(سورہ الطلاق: ۳)

”اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کر لے، تو وہ اسے کافی ہے، اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے۔“

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اسی طرح وہ لوگ جو بے روزگار ہوں، یا مالی و کاروباری مشکلات سے دوچار ہوں، انہیں بھی اللہ ہی پر توکل کر کے رزقِ حلال کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہئے اس طرح اللہ تعالیٰ ان کیلئے رزقِ وافر کے دروازے کھول دے گا اور مالی پریشانیوں سے نکال کر انہیں خوشحال بنا دے گا۔

مسند احمد و ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَوْ أَنْتُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا)) (احمد و الترمذی و ابن ماجہ، مستدرک حاکم، ابن حبان بحوالہ صحیح الجامع للألبانی: ۵۲۵۴)

”اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں ضرور رزق دے گا، جیسا کہ وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے، جو صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کے وقت پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔“

دسواں اصول: فارغ اوقات میں علومِ نافعہ کا مطالعہ

نا کام و ناخوشگوار اور دکھ بھری زندگی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب زندگی کے فارغ اوقات کو بے مقصد بلکہ نقصان دہ چیزوں میں ضائع کرنا ہے، مثلاً ڈائجسٹوں میں عشق و محبت کی جھوٹی داستانوں یا جاسوسی کی من گھڑت کہانیوں کا پڑھنا، تاش اور شطرنج وغیرہ کھیلنا، دن بھر میچ دیکھتے رہنا.....

اس طرح کی فضولیات میں وقت ضائع کرنے سے یقینی طور پر دل مردہ ہوتا ہے، اور ناخوشگواری میں مزید اضافہ ہوتا ہے، اس لئے اس کی بجائے مفید کتابوں، مثلاً تفسیر قرآن، کتبِ حدیث، کتبِ سیرتِ نبویہ وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے، اور جھوٹی کہانیوں کی بجائے صحابہ

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

کرام رضی اللہ عنہم و تالبعین عظام ﷺ کی سوانح حیات کے سچے واقعات کو پڑھا جائے، اور قرآن مجید کی تلاوت اور فائدہ مند تقاریر و لیکچرز کی کیسٹوں کو سنا جائے، تو اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بندہٗ مومن کی زندگی کو بابرکت بنا دیتا ہے، اور اسے پریشانیوں سے نجات دیتا ہے۔

فارغ وقت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے، جس کی قدر و منزلت سے بہت سارے لوگ غافل رہتے ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُوتُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ))

(البخاری . الرقاق، باب الصحة والفراغ : ۶۴۱۲)

”دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سارے لوگ فریب خوردہ رہتے ہیں:

تندرستی اور فارغ وقت“۔

یعنی جو لوگ فارغ اوقات کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نہیں کھپاتے وہ یقیناً گھائے میں رہتے ہیں، اس لئے فارغ اوقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمائی چاہئیں، ورنہ یہ بات یاد رہے کہ قیامت کے دن فارغ اوقات کے بارے میں بھی باز پرس ہوگی کہ انہیں اللہ کی اطاعت میں لگایا تھا یا اس کی نافرمانی میں ضائع کر دیا تھا؟ جیسا کہ سنن ترمذی، دارمی اور مسند ابویعلیٰ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ : عَنْ عُمْرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ ؟

وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ فِيهِ ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ ؟

وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ)) (الترمذی، دارمی، ابویعلیٰ بحوالہ

صحيح الجامع للألبانی : ۳۰۰۰ والصحيحه : ۹۴۶)

”کسی بندے کے قدم (قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے سے) اس

وقت تک نہیں ہل سکیں گے جب تک اس سے چار سوالات نہیں کر لئے

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

جائیں گے:

- ① اس نے اپنی عمر کو کس چیز میں ختم کیا؟
- ② اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟
- ③ اس نے اپنا مال کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا؟
- ④ اور اس نے اپنے جسم کو کس کام میں بوسیدہ کیا؟“ - ⑤

گیارہواں اصول: قناعت

کامیاب و خوشگوار زندگی کا گیارہواں اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو جتنا رزق عطا کیا ہو، وہ اس پر قناعت کرے، اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتا رہے، اور بڑے بڑے مالداروں کو اپنے مد نظر رکھنے کی بجائے اپنے سے کم مال والے لوگوں کو اپنے مد نظر رکھے، اس طرح اللہ تعالیٰ اسے حقیقی چین و سکون نصیب کرے گا، اور اگر وہ کسی جسمانی بیماری کی وجہ سے پریشان رہتا ہو تو بھی اسے ان لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیے جو اس سے زیادہ مریض ہوں اور وہ ہسپتالوں میں زیر علاج ہوں یا اپنے گھروں میں صاحبِ فراش ہوں، جب وہ اپنے سے کم مال والے لوگوں کی حالت اور اسی طرح اپنے سے بڑے مریضوں کی حالت کو دیکھے گا تو یقیناً وہ اپنی حالت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا، اس طرح اللہ تعالیٰ اسے سکونِ قلب جیسی عظیم دولت سے نوازے گا، صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((انظُرُوا إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَىٰ مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ،

فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزِدُّوهُ نِعْمَةً اللَّهُ)) (مسلم۔ الزهد والرفاق:

⑤ سنن ترمذی، مسند ابو یعلیٰ، معجم طبرانی کبیر اور صغیر میں وارد ایک ایسی ہی حدیث میں چار کی بجائے پانچ چیزوں کا ذکر آیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے: ⑤ اس نے اپنی جوانی کو کس کام میں صرف کیا؟ (بحوالہ الصحیح: ۹۳۶) (ابو عدنان)

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۲۹۶۳ وصحیح الجامع: ۱۵۰۷)

”تم اس شخص کی طرف دیکھو جو (دنیاوی اعتبار سے) تم سے کم تر ہو، اور اس شخص کی طرف مت دیکھو جو (دنیاوی اعتبار سے) تم سے بڑا ہو، کیونکہ اس طرح تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی نسبت کم تر انسان کی طرف دیکھنے سے انسان اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھے گا جو اس نے اسے عطا کر رکھی ہیں، اور ان میں سے تین نعمتیں ایسی ہیں کہ جو کسی کے پاس موجود ہوں تو اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے پوری دنیا جمع کر دی ہے، اور وہ ہیں: صحت، امن اور ایک دن کی غذا، جیسا کہ سنن ترمذی، ابن ماجہ، الادب المفرد امام بخاری اور ابن حبان میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ ، آمِنًا فِي سِرْبِهِ ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ

يَوْمِهِ ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بَحْدًا فَيَرَهَا)) (الترمذی: ۲۳۴۶،

ابن ماجہ: ۴۱۲۱، وحسنہ الألبانی فی صحیح سنن الترمذی

وسنن ابن ماجہ والصحيحه: ۲۳۱۸ وصحیح الجامع: ۲۰۴۲

وقال صحیح لغیره فی صحیح الترغیب: ۸۲۶)

”جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ تندرست ہو، اپنے دل میں پر امن ہو، اور اس کے پاس ایک دن کی غذا موجود ہو، تو گویا اس کیلئے پوری دنیا کو جمع کر دیا گیا۔“

بارہواں اصول: مسلمانوں کی پریشانیاں دور کرنا

دنیا میں دکھوں اور پریشانیوں سے نجات پانے کیلئے بارہواں اصول یہ ہے کہ آپ اپنے مسلمان بھائیوں کی پریشانیاں دور کرنے میں ان کی مدد کریں، اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیاں

صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

دور کرے گا اور آپ کو خوشحالی و سعادت مندی نصیب کرے گا، مسند احمد و ابویعلیٰ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ عَنْهُ كُرْبَتُهُ ، فَلْيَفْرَجْ عَنِ مُعْسِرٍ)) (احمد . ج ۲ ص ۲۳ ، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ج ۴ ص ۱۳۳ وقال : رواه أحمد وأبو يعلى ورجال أحمد ثقات)

”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دعا قبول کی جائے، اور اس کی پریشانی دور کی جائے، تو وہ تنگ دست کی پریشانی کو دور کرے۔“
یعنی ایک تنگ حال کی تنگی و پریشانی دور کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبولیت سے نوازتا ہے اور اس کی پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔

قارئین کرام! ہم نے اس رسالے کے شروع میں دو سوال ذکر کیے تھے:

- ① ایک یہ کہ خوشگوار زندگی کا حصول کیسے ممکن ہے اور کامیاب زندگی کے اصول کونسے ہیں؟
 - ② اور دوسرا یہ کہ دنیا میں پریشانیوں، دکھوں اور مصائب و آلام سے نجات پانے کے اصول کیا ہیں؟
- ہمیں امید ہے کہ ان دونوں سوالوں کے جوابات کافی حد تک ذکر کیے جا چکے ہیں، اگرچہ مذکورہ اصولوں میں سے بعض میں مزید تفصیل کی جاسکتی تھی، لیکن اختصار کے پیش نظر فی الحال اسی پر اکتفاء کرتے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو کامیاب و خوشگوار زندگی نصیب کرے، ایمان و عمل کی سلامتی دے اور ہمیں تمام پریشانیوں، دکھوں اور صدموں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین



صحیح دینی معلومات کے لئے ”توحید پبلیکیشنز“ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔